السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس میں بھی نصاب ہے؟ اور کیا صدقہ فطر میں جو غلے نکالے جاتے ہیں وہ متعین ہیں؟ اور اگر متعین ہیں تو کیا کیا ہیں؟ اور کیا مرد پر گھر بھر کی جانب سے جن میں بیوی اور خادم بھی ہیں صدقہ فطر نکالنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح حدیث ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض قرار دیا ہے اور مسلمانوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دینے کا حکم دیا ہے۔'' (متفق علیہ)

صدقہ فطر کے لیے نصاب شرط نہیں بلکہ ہر وہ مسلمان جس کے پاس اپنے لیے اور اپنے بال بچوں کے لیے ایک دن اور ایک رات کی خوراک سے زائد غلہ ہو اسے اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے جن میں اس کے بچے بیویاں اور زر خرید غلام اور لونڈی شامل ہیں صدقہ فطر نکالنا ہو گا۔

وہ غلام جسے اجرت، تنخواہ پر رکھا گیا ہو وہ اپنے صدقہ فطر کا خود ذمہ دار ہے الا یہ کہ مالک بطور احسان اپنی طرف سے ادا کر دے یا غلام نے مالک پر صدقہ فطر کی شرط لگا رکھی ہو لیکن زر خرید غلام کا صدقہ فطر تو جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا مالک کے ذمہ ہے۔

صدقہ فطر کا علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق شہر کی خوراک کی جنس سے نکالنا ضروری ہے خواہ وہ کھجور ہو یا جو ہو یا گیہوں ہو یا مکئی ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور غلہ ہو۔ اور اس لیے بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کسی خاص قسم کے غلے کی شرط نہیں رکھی ہے اور اس لیے بھی کہ اس سے غرباء و مساکین کے ساتھ ہمدردی مقصود ہوتی ہے اور غیر خوراک سے کسی کے ساتھ ہمدردی کرنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 178

محدث فتویٰ